toobaa-elibrary.blogspot.com

قاسم العلوم

یعنی مکتوبات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

انوار النجوم

از پروفیسر محمد انوار الحسن شیرکوٹی

ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار لاہور

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

قاسم العلوم

مع اردو ترجمہ

انوار النجوم

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بانی دارالعلوم دیوبند کے فارسی میں بے تعداد علمی خطوط
جو معرفت ربانی اور کشفیات الہامی کا مرقع اور صحیفہ
قدرت کا شاہکار ہیں مع اردو ترجمہ و حواشی

مترجمہ
پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب شیرکوٹی
۱۲۹۔ڈی پیپلز کالونی لائلپور

BOOK CENTRE
RAWALPINDI

پبلشرز
ناشران قرآن لمیٹڈ ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون: ۶۸۵۸۱

قیمت 30/-

toobaa-elibrary.blogspot.com

تاریخی یادداشتیں

۱۔ نام کتاب — قاسم العلوم

۲۔ مصنف — فارسی مکتوبات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ نام ترجمہ — انوار النجوم

۴۔ مترجم مکتوبات — پروفیسر محمد انوار الحسن شیرکوٹی

۵۔ ناشر — ناشران قرآن لاہور

۶۔ کاتب — منشی احسان و منشی علم الدین صاحبان

۷۔ تعداد — ایک ہزار

۸۔ سال طباعت — سنہ ۱۳۹۲ھ، سنہ ۱۹۷۲ء

۹۔ قیمت

ملنے کا پتہ

۱۔ ناشران قرآن لمیٹڈ، ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون ۶۸۸۴۱

۲۔ ڈاکٹر انصار الحسن ناظم مکتبہ انوار

طباعت: اسلام پریس لاہور

toobaa-elibrary.blogspot.com

حتیٰ۔ الغرض مولانا امروہوی کامل ہو کر نکلے اور استاد کی زندگی میں ہی درس و تدریس کا کام شروع کر دیا۔ آپ کی تعلیم کے حصول کا دور تقریباً ۱۲۸۰ھ سے ۱۲۹۰ھ تک معلوم ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ دارالعلوم دیوبند کا قیام ۱۲۸۳ھ سے ۱۲۹۰ھ تک کے درمیانی عرصے کا واقعہ ہے۔

بیعت

پہلے اپنے استاذ محترم مولانا محمد قاسم صاحب سے بیعت کی اور آپ کی وفات کے بعد حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کیے۔

ملازمت

تعلیم کے حصول کے بعد آپ نے خورجہ ضلع بلند شہر کے عربی مدرسے میں سب سے پہلے ملازمت کی جس کی بنیاد حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے رکھی تھی۔ یہاں آپ صدر مدرس رہے۔ بعد ازاں نگینہ، سنبھل اور پھر دہلی کے مدارس میں صدر مدرس رہے۔ دہلی کا مدرسہ جس میں ملازم رہے مدرسہ عبدالرب تھا جیسا کہ امیر الروایات سے واضح ہے۔ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب کو جو سند اپنے قلم سے لکھ کر دی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

کتبہ و عبدہ الاحقر الراجی احمد حسن حسینی عفی عنہ المدرس بمدرسۃ عربیۃ الواقعۃ فی الدہلی۔

اسی زمانے میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب ۱۲۹۵ھ میں دہلی میں منشی ممتاز علی صاحب کے مطبع مجتبائی میں کام کرتے تھے۔ مولانا فخر الحسن صاحب بھی مدرسہ عبدالرب میں ملازم رہے ہیں۔

مدرسہ شاہی مراد آباد

خورجہ، سنبھل، دہلی کے مدارس کے بعد مولانا احمد حسن صاحب مدرسہ شاہی مراد آباد میں جو جامع مسجد کے نام سے مشہور تھا بحیثیت صدر مدرس ملازم ہو گئے۔ یہ مدرسہ ۱۲۹۶ھ میں مولانا محمد قاسم صاحب کے ہاتھ سے قائم کیا گیا تھا۔ رمضان ۱۳۰۲ھ تک اس مدرسے سے تعلق رہا۔ اسی دوران مدرسے کے شاگردوں میں مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب صدیقی امروہوی محشی بیضاوی، قطب وقت مولانا حافظ عبدالغنی صاحب پھلاودی ضلع میرٹھ، مولانا مرتضیٰ صاحب شاہجہانپوری مرتب افادات احمدیہ، مولانا محمود حسن صاحب سہوانی، مولانا عبدالحق صاحب ساکن ... قاضی عبدالجبار صاحب ساکن ... اور مولانا خادم حسین صاحب امروہوی خاص خاص شاگرد ہو کر نکلے۔ سات سال کی ملازمت کے بعد وہاں سے مستعفی ہو گئے۔

مدرسہ عربیہ جامع مسجد امروہہ

یہ مدرسہ امروہہ سے مدارس عربیہ ہندوستان میں قاسم العلوم کے جاری کردہ ہیں۔ مولانا احمد حسن صاحب نے مراد آباد سے آکر پھر سے ترقی دی۔ مدرسے کے نئے عمارت کا بھی آغاز کیا۔ جامع مسجد کے شرقی میں دارالحدیث اور اس کے پاس کئی درسگاہیں بنوائیں جہاں آپ تفسیر و حدیث، فقہ اور دیگر علوم پڑھاتے تھے وہاں طلبا کو تعلیم بھی دیتے تھے۔

مولانا احمد حسن صاحب دارالعلوم دیوبند میں مدرس کی حیثیت میں

اسی زمانے میں امروہہ کے مدرسے کی ترقی میں آپ مصروف تھے آپ بلا کسی معاوضے کے چند سال بعد دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ نے آپ کو دیوبند بلا لیا لیکن ابھی آپ کو دارالعلوم دیوبند پڑھاتے ہوئے دو سال گزرے تھے کہ اہل امروہہ دیوبند آئے اور آپ کو واپس لے گئے اور ان کے واپس جانے کی وجہ مجلس دیوبند نے خوشی سے اجازت دے دی یہاں مدرسہ میں ... مولانا محمد

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہیں ملازمت کے سلسلے میں نہیں گئے۔ آخر جو سب کا انجام ہے وہ مولانا کا بھی ہوا اور ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۲ء کی رات میں عشاء کی نماز کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ جناب مولانا حافظ محمد احمد صاحب نانوتوی مرحوم نے نماز جنازہ پڑھائی جو ان دنوں اتفاق سے امروہہ گئے ہوئے تھے۔ جامع مسجد امروہہ کے جنوبی گوشے میں دفن کردیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مزید حالات ہماری کتاب انوار قاسمی جلد اول میں پڑھئے۔

مولانا احمد حسن کی تقریریں ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچیں۔ ہندوستان کے خاص مقرروں میں حضرت شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید، حضرت مولانا محمد قاسم صاحب، حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی شمار ہوتے ہیں، انہی لوگوں میں مولانا احمد حسن صاحب بہترین مقرر تھے اور بعد ازاں حلقۂ دارالعلوم دیوبند میں ایک خاتم المقررین علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی گذرے ہیں اور پھر مولانا محمد طیب صاحب ہیں اور مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی اور ان سے پہلے مولانا فضل ایزدی شیرکوٹی اعلیٰ درجہ وسعت علمی فاضل دیوبند بہترین مقرر تھے۔

مولانا احمد حسن صاحب علوم عقلیہ اور نقلیہ دونوں میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور حق یہ ہے کہ اپنے وقت کے اعلیٰ اور ارفع علماء میں سے تھے۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے آپ کی وفات پر جو مضمون تحریر فرمایا اور جو القاسم ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ میں شائع ہوا، لکھتے ہیں:

"مولانا احمد حسن صاحب کی تقریر، تحریر، ذہانت، تبحر، اخلاق اور علوم عقلیہ اور نقلیہ میں کامل دستگاہ مسلم الکل تھی اور سب سے زیادہ قابل قدر اور ممتاز کمال مولانا کا یہ تھا کہ حضرت قاسم العلوم والخیرات کے دقیق اور غامض علوم کو انہی کے سب و لہجہ اور طرز ادا میں نہایت صفائی اور سلاست کے ساتھ بیان فرماتے تھے۔"

مولانا نے ۱۳۲۸ھ میں موتمر الانصار مرادآباد کے اجلاس کی صدارت فرمائی اور ایک خطبہ صدارت بھی لکھا اور ایک بہت اچھا مقالہ بیان فرمایا۔ اس کے بعد دنیا سے رخصت ہو گئے اور یہ موتمر الانصار کے جلسے ہیں جو کہ دارالعلوم دیوبند میں مولانا عبید اللہ سندھی کی کوشش سے قائم ہوئی تھی شرکت فرما سکے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آئندہ کا مکتوب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے انہی کے جواب میں تحریر فرمایا ہے۔ مولانا احمد حسن صاحب نے ہندوستانی مسلمانوں کو سود دینے کے بارے میں مولانا قاسم صاحب سے دریافت کیا تھا کہ ہندوستان جبکہ غیر مسلم انگریزوں کے زیر نگیں ہے تو کیا یہ دارالحرب ہے اور کیا دارالحرب کے ہوتے ہوئے مسلمان اگر سود لیں تو جائز ہے یا نہیں؟

خلاصہ مکتوب قاسمی

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس تحقیق سے اس مسئلے کا جواب دیا ہے، حقیقت میں انہی کا کام تھا۔ مکتوب میں آپ دیکھیں گے کہ مولانا نے ایک مجتہد اور فقیہ کی حیثیت سے مسئلہ ... اور مسئلے کے کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بلکہ ائمہ مجتہدین کے اجتہادات پر بھی کہیں کہیں آپ کو صاف صاف اعتراض کرتے ہوئے اور بعض حالات میں کسی خاص امام کے قول کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے منفرد انداز کی غمازی کرتا نظر آتا ہے۔

حضرت مولانا احتشام صاحب علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ ہندوستان اگر دار الحرب ہو تو جب تک دار الحرب سے ہو کر دار الاسلام کو ہجرت نہ کر جائیں اس وقت تک یہ سود کا روپیہ ملکیت میں نہیں آتا اور نہ اس کو دار الحرب میں رہتے ہوئے کھانا حلال ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کفار دار الاسلام میں سے مسلمانوں کا مال چھین کر دار الکفر میں لے جائیں تو اب ان کا قبضہ مکمل ہو جائے گا لیکن جب تک مسلمانوں کا مال کفار کے قبضے میں دار الاسلام کے اندر موجود ہے اس کا حکم غصب کا حکم ہے ان اموال کو کفار سے دار الاسلام میں واپس لینے کی قوی امید کی جا سکتی ہے۔ الغرض جس طرح دار الاسلام میں رہتے ہوئے اموال کفار کو کفار چھین لیں تو وہ کچھ قبضہ نہیں کیا جاتا اسی طرح دار الحرب میں مسلمان اگر حربی سے سود لیں تو اس پر اس وقت تک مکمل قبضہ نہیں ہوگا جب تک دار الاسلام کو ہجرت نہ کر جائیں۔

پھر آگے مولانا لکھتے ہیں۔ اس میں مال پر ملکیت ہو جانے کے بعد اموال کی پاکیزگی کا مسئلہ رہ جاتا ہے یعنی جس طرح شراب اور خنزیر کی بیع کے ذریعہ حاصل کرنا چاہیں تو مسلمان کے لئے یہ ناجائز ہے اسی طرح سود اور جوئے کو چوری اور غصب کا مال مسلمان کے لئے حرام ہے۔ پھر آگے مولانا لکھتے ہیں:

اگر کوئی مسلمان امان طلب کر کے دار الحرب میں داخل ہو گیا یا حکومت دار الحرب کی وہ رعایا ہے یا دار الحرب میں ہی مقیم ہو گیا اور کسی کافر یا دار الحرب کے کسی مسلمان سے سود یا جوئے کا معاملہ کیا تو ان سے بیع و شراء کی مانند کل تصرفات کے لئے وہ سود یا قمار کا معاملہ صحیح نہ ہوگا اس سبب سے ضروری طور پر کفار کی ملک رہے گا کیونکہ یہ ملک ان کا ملک ہے اور بعض کی ان کا تعلق اس سے ہے جب تک مذکورہ مسلمان دار الحرب میں ہے امام ابو حنیفہ کے اصول کے مطابق سود اور جوئے کے مال کا مالک نہ ہوگا جو اس نے ان فاسد ذرائع سے حاصل کیا ہے اور جب دار الحرب سے سود اور جوئے کے مال کو باہر لے آیا اور دار الاسلام میں آ گیا تو قبضہ مستقل اور تام قبضے کی وجہ سے اس مال کا مالک ہو گیا اور یہ قول کہ لا ربوٰ بین المسلم والحربی یعنی مسلمان اور حربی میں سود نہیں ہے حلال ہو گیا...... لیکن جو شخص اس وقت ہندوستان کو آپ دار الحرب کہتے ہیں ہندوستان میں رہ رہا ہے...... اس کی تشریح اگر ہندوستان دار الحرب بھی ہو جب بھی اس قسم کے سود کے مال کو حلال سمجھنا اس کی خام خیالی ہے...... بالفرض اگر ہندوستان میں سود کے مال سے فائدہ حاصل کرنا جائز بھی ہو تو یہ جواز اس کے عدم جواز سے بدتر ہوگا

اسی طرح مولانا اشرف صاحب تحریر فرماتے ہیں:

میرے نزدیک کسی چیز کی اباحت سے اس کے اختیار کا لزوم نہیں آتا...... چونکہ صاحب شریعت کا مقصد گناہ سے پرہیز اور طہارت کی طرف ترغیب کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے گناہوں سے بچنے اور احتیاط کی کوشش کرنی چاہئے اور اباحت اور غیر اباحت کو نہیں دیکھنا چاہئے جو اباحت لوگوں کے امور میں ہو گی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور حرمت توجیہ کہ ایسی سود و بیاز کی اباحت میں آپ نے سنا تو اس اباحت کو کم بختوں کے بارے میں خدا کے غضب اور ناقدری پر مبنی سمجھنا چاہئے اور اس سے پرہیز کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اگر فرض کرو دارالحرب میں سود کے مال سے فائدہ حاصل کرنا حلال بھی ہو تو اس کو بالکل معصیت خیال کرنا چاہئے۔ اس اباحت کا مطلب وہاں ہجرت کر جانا ہے۔

پھر حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مستند فقہا کے حوالے سے یہ لکھتے ہیں کہ دارالاسلام اس وقت تک دارالحرب نہیں بنتا۔ جب تک وہ تمام صورتیں باطل نہ ہو جائیں جن کی رو سے دارالاسلام دارالاسلام رہتا ہے۔ بلکہ دارالاسلام اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ اسلام کے علاقوں سے کوئی تعلق باقی رہتا ہے یہی نہیں بلکہ دارالحرب کے اگر بعض قوانین ختم ہو جائیں کہ اس میں مسلمانوں کے احکام جاری ہوتے ہیں تو دارالحرب دارالاسلام بن جائے گا۔

ان فقہا کے اقوال سے صرف اتنی بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ دارالاسلام کب تک دارالاسلام رہتا ہے اور یہ کہ دارالحرب کب دارالاسلام بن جاتا ہے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ اسلام کے احکام کے اجراء کے باعث کوئی ملک دارالاسلام رہتا ہے لیکن کیا ہندوستان میں اسلام کے حکم برطانیہ کے زمانے میں باقی تھے اگر نہیں تو پھر ہندوستان کیا ہے اس کے متعلق مولانا آخر میں تحریر فرماتے ہیں۔

ہندوستان مولانا محمد قاسم کی نظروں میں دارالحرب تھا

مطلب کا خلاصہ یہ ہے کہ اول تو ہندوستان کے دارالحرب ہونے میں شبہ ہے جیسا کہ متواتر روایات سے آپ کو معلوم ہوگیا اگرچہ اس ناچیز کے نزدیک راجح یہی ہے کہ ہندوستان دارالحرب ہے۔ دوسرے مسلمان بلاشبہ کہ دارالحرب کے رہنے والے ہیں اور وہاں کے غیر مسلمان ہیں۔ دارالحرب میں سود لینے کے جواز میں اختلاف ہے اور وہ بھی ایسا اختلاف کہ تمام امت ایک طرف ہے اور تنہا امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ ایک طرف۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مکتوب ہفتم

در بیان عدم جواز گرفتن سود مسلمانان را در ہندوستان و ہم در
ہندوستان میں مسلمانوں کو سود لینے کے ناجائز ہونے پر اور نیز اس

بیان عدم جواز آمدنی اراضی رہن گیر
رکھی گئی زمینوں کی آمدنی کے ناجائز ہونے کے بیان میں

(بنام مولانا سید احمد حسن صاحب امروہوی تلمیذ قاسمی رحمۃ اللہ علیہما)

ساتواں مکتوب

کہ اصل مکتوبات کی کتاب میں آٹھواں ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی برادرم بخدمت عزیز من مولوی سید احمد حسن صاحب زاد اللہ عزہ وقدرہ

سلام مسنون بجا آوردہ گزارش پرداز است۔ دو تحریر عزیز بابت عدم تحقیق جواز و عدم جواز اخذ ربا مستامنان اہل اسلام را از دار الحرب رسیدہ سرمایۂ امر ایشان گردید۔ مگر این مسئلہ را دیدم کہ از اعظم مسائل عظیمہ و اہم مہمات دینیہ است کہ غم

بے تمیز دوں میں سب سے زیادہ بے تمیز احقر محمد قاسم کی طرف سے ایک عزیز مولوی سید احمد حسن صاحب زاد اللہ عزہ وقدرہ۔

سلام مسنون بجا لاکر عرض پرداز ہے، آں عزیز کے دو خطوط مستامنین اہل اسلام کو دار الحرب سے سود لینے کے جواز و عدم جواز کے متعلق پہنچ کر ان کی عزت کا سرمایہ بنے۔ مگر میں نے اس مسئلہ کو دیکھا کہ عظیم الشان مسائل میں سے نہایت عظیم اور

[illegible] مترجم

toobaa-elibrary.blogspot.com

بلکہ این بہر تخصیص ہم ز نیچہ اندکہ در اول مذکور شد مراد عموم
الفاظ است نہ خصوص محل۔ باقی ذکر شرط قید احتراز در
مسئلہ ربوٰ نہ از بہر آں است کہ اینجا حاجت احتراز بدار
الاسلام نیست، بلکہ موضوع مسئلہ مسلمی است کہ بدار الحرب
بوجہ چندی استیمان رفتہ باشد و مقیم آنجا شدہ سبب
اینجا احتراز تعیین وقت است۔ این مسئلہ آں است کہ
عنقریب بدار الاسلام کہ بعد مصالحہ ہم اتفاق افتادہ
دخیل است نہ عموماً۔ آری در غصب و سرقہ و حیلہ
وغیرہ قصد کردہ اند ظاہرا است، بہر وہم خیال تعاقب
مجوزہ است لہٰذا آنجا ذکر کردند اینجا ذکر نکردند۔

جو لفظ سے حاصل ہوا ہے اسی کے قصے کی تخصیص کے احتمال
خصوص کیساتھ جسکا بیان ذکر یہ ہوگیا مذکورہ دلائل الفاظ
کے عموم کی تائید کرتے ہیں، احتمال کئے گئے خصوص کی۔ باقی سود کے
مسئلے میں احتراز کی قید ذکر نہ کرنا اس لئے نہیں ہے کہ یہاں
دارالاسلام میں احتراز کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مسئلے کا موضوع وہ مسلم
ہے جو دارالحرب میں چند دن کے لئے امن کے حصول کی صورت
میں گیا ہو اور مراد ہے جو وہاں کا باشندہ ہو، اس سبب یہاں احتراز
ایام قیام کی تعیین ہے کیونکہ یہی بات ہے کہ عنقریب دارالاسلام میں جانے والا
ہے [illegible] اب ذکر کی ضرورت ہے نہ کہ کوئی
عام۔ ہاں غصب اور چوری اور حیلے وغیرہ میں چونکہ [illegible] قسم کے شبہے
ہیں، ہر وقت تعاقب کا خیال رہتا ہے، لہٰذا وہاں ذکر کیا
اور یہاں ذکر نہیں کیا۔

ہندوستان در عہد سلطنت برطانیہ نزد حضرت قاسم العلوم

چون این قسمت دستی میکنیم کہ آنرا کسی را [illegible] سود خوارے

باشد در ہندوستان را دارالحرب قرار دادہ بروایت امام
ابوحنیفہ دست دادی باید کہ رخصت خود از این جا بردارد، و
بگذارد کہ [illegible] از یہود و نصاریٰ و اہل اسلام اینجا
سود آمدہ [illegible] قباحت کردہ [illegible] بحسب ارشاد
امام ہمام رحمۃ اللہ علیہ [illegible] ملک آں گروہ [illegible]
ملک او روا نیافتہ، اما کسیکہ دل در آب و ہوای این دیار بستہ
دیار بست بہر جو ہندوستان این نوع و ساکنان [illegible] شکستہ
ہندوستان را [illegible] دار الحرب [illegible] باشد این قسم
متاع [illegible] تمام است۔ طرفہ تماشا است کہ بروایت
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مولانا محمد قاسم صاحب کے نزدیک سلطنت برطانیہ کے عہد میں ہندوستان کی حیثیت

جب یہ بات معلوم ہوگیا تو [illegible]

سود خواری کی جڑ ہی ہوا اور ہندوستان کو دار الحرب قرار دیکر امام
ابوحنیفہؒ کی روایت کیساتھ سود لینے کیلئے ہاتھ آستین سے باہر نکالیں کہ
اپنا اسباب ہندوستان سے اٹھالے اور مکہ معظمہ جاکر بیٹھ جائیں
سے ہندوؤں، عیسائیوں اور مسلمانوں سے سود لیا بے شک [illegible] کیونکہ
کیونکہ اس وقت امام ہمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے
مطابق وہ شخص کسی ملک کے بغیر اس کا مالک ہوگیا اور کوئی [illegible]
اسکی ملکیت میں داخل نہیں ہوئی لیکن جو شخص کہ اس دلیل کی آب
سے دل لگائے بیٹھا ہے اور بیت کو پاؤں اس طرف اور ان کے
بیٹھنے والوں کے سامان کی خوشی پر [illegible] ان کی نظر میں
اگر ہندوستان دارالحرب بھی ہو جب بھی اس کے سود کے مال کو
حلال سمجھنا انکی تمام خیالی ہے۔ عجیب تماشا ہے کہ با وجود
کی روایت پر [illegible] ایسے مست ہو جاتے ہیں گویا کہ [illegible] نے

تا قبیلہ [illegible] دست و پا [illegible] قید [illegible] مطلب
[illegible] اباحت ظاہری [illegible] است [illegible] اباحت
[illegible]

[illegible]

اباحت [illegible] باشد [illegible]
[illegible]

أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ... وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ

[illegible] مسلمانان [illegible] دار الحرب [illegible] سود [illegible] مسلمانان [illegible] دار الحرب [illegible] بادشاہ [illegible] کلام بادشاہ [illegible] بادشاہ [illegible]

[illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] ہندوستان کے مسلمانوں [illegible] دار الحرب کے [illegible] مسلمانوں سے بھی سود کا لینا [illegible] دار الحرب [illegible] مسلمانوں [illegible] سود [illegible] بادشاہ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

اسلام [illegible] وحشی [illegible] معصوم
[illegible] گردیده . لکن اصل [illegible] حرمت قتل
است یعنی معصومیت [illegible] وحشی [illegible] حرمت
خون است . اگر [illegible]
[illegible] حرام است [illegible]
موجود است

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ
وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا
وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ
وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ
لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ
هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

پس حسب ما شرح [illegible] معلوم شد که مذهب را [illegible]
[illegible] آورده [illegible] [illegible]
[illegible] اگر [illegible] شهادة معتبر [illegible]
[illegible] علیه [illegible]
پس چون که [illegible] شهادة [illegible] دارد [illegible]
[illegible] در دیگر [illegible] امثال
[illegible] شهادة [illegible]
[illegible] شهادة [illegible]
[illegible] العلم [illegible]

این بحث بر تقدیر اینکه ہندوستان دارالحرب است

اکثر علما [illegible] [illegible] [illegible] دار الحرب [illegible]

ہندوستان [illegible] دار الحرب [illegible]
ہندوستان [illegible]
[illegible] مفتی وقت [illegible]
دارالاسلام [illegible] ہندوستان است [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] است [illegible]
[illegible] کرده.

وذکر الحموی الدمشقی فی فصوله عن
ابی [illegible] ان دار الاسلام لا تصیر
دار حرب ما [illegible] جمیعها
[illegible] دار الاسلام [illegible]
فی احکام [illegible].
وذکر الاسبیجابی فی مبسوطه

[illegible] شہادت [illegible]
[illegible]
پس اگر یہ شہادت معتبر [illegible]
[illegible]
کی وجہ سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ سب بحث اس تقدیر پر ہے کہ ہندوستان دارالحرب ہے

اب تک [illegible]
[illegible]
[illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible]
مفتی وقت [illegible]
ہندوستان کے [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دمشقی نے اپنی فصول میں ذکر کیا
ہے [illegible] دارالاسلام اس وقت [illegible]
[illegible] دارالحرب نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] ذکر کی ہے۔
اور اسبیجابی نے اپنی مبسوط میں ذکر کیا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان دار الاسلام محکوم بکونها
دار الاسلام بقیام اهل الحکومة
عامة وحدها ولا تصیر دار حرب
الا بعد زوال القرائن دار الحرب
تصیر دار الاسلام بزوال
بعض القرائن وهو ان تجری
فیها احکام اهل الاسلام.
وذکر العلامة الشامی فی وقعة
انها صارت دار الاسلام بحیث
لا اعلان شعائر ولا جمعة
دار حرب ما بقی شیء منها
وذکر الامام ناصر الدین فی
المنشور ان دار الاسلام صارت
دار الاسلام باجراء احکام الاسلام
فما بقیت علقة من علائق الاسلام
یترجح جانب الاسلام انتهی
پس معلوم شد که حق در اثبات یابد که هندوستان
صحبت الاشعار ما قال فی هندوستان
... قبل

کہ دار الاسلام پر دار الاسلام ہونے کا حکم ثابت
ہے اور اس کا سبب حکم ... الاسلام
کا ... دار حرب ... وقت تک دار الحرب نہیں
دار حرب نہیں ... دار الاسلام ... مٹ جائے ... جس
... جب تک ... دار الاسلام
دار الاسلام میں جاتا ہے ... ہے
کہ ان میں اہل اسلام کے احکام جاری کئے جائیں
اور علامہ شامی نے واقعات میں ذکر کیا ہے
ان ... تک ... دار الاسلام کی
... جب تک ... شئی باقی ہے
... دار حرب نہیں ہو گا۔
اور امام ناصر الدین نے منشور میں ذکر کیا ہے
کہ دار الاسلام دار الاسلام رہتا ہے جب تک کہ
دار الاسلام کے علائق میں سے کوئی علاقہ باقی ہو اور جب
تک اسلام کے علائق میں سے کوئی علاقہ باقی رہتا
ہے دار الاسلام ہی رہے گا۔ انتہی
پس جس شخص کو حق بات کی خواہش ہو اس کو چاہئے کہ اس کو تلاش کرے اور
بات وہ ہے جو ہم نے بیان کی
... قول

ہندوستان دار الاسلام است

علمائے نظر او ... بمقتضائے روایات فقہ

ہندوستان دار الاسلام است اگرچہ دار حرب ست حسب
ارشاد ... امام ابو یوسف و محمد دار حرب
... امام ... ابو حنیفہ
... باشد ... است ... است
... ہمہ ... است ... دار الاسلام
... باشد ... ہندوستان ...

ہندوستان دار الاسلام ہے

... بمقتضائے روایات فقہ ...

ہندوستان ... دار الاسلام ہے ... دار الحرب ... امام ابو یوسف
امام شافعی امام احمد بن حنبل اور امام ابو یوسف کے نزدیک
دار الحرب ... امام ابو حنیفہ ...
... ہے ...
... ہے ...
دار الاسلام ... ہے ...

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

از جنگ شتاں بصورت ہجرت

[illegible]

ومن الناس من يقول آمنا بالله فاذا أوذي في الله جعل فتنة الناس كعذاب الله ولئن جاء نصر من ربك ليقولن انا كنا معكم اوليس الله باعلم بما في صدور العالمين

جناب قاسم العلوم در باب سود

[illegible]

ترسم کہ صرفہ نبرد روز بازخواست
نان حلال شیخ ز آب حرام ما

[illegible] تخفیف قیامت کی ہو۔

[illegible] قال کا مصداق [illegible] ہے۔

ہندوستان ہجرت کی صورت میں

[illegible]

مولانا محمد قاسم صاحب کا سود کے بارے میں اجتہاد

[illegible]

مجھے ڈر ہے کہ قیامت کے دن شیخ کی حلال
[illegible] حرام پانی کے [illegible]۔

[illegible] دوسرے اپنی ملامت یا قیامت میں ملامت کی تخفیف کا احتمال رہتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لکن عجیب کہ عام رشان حتی ایں سادہ درستی قدم دست را بسود مرہونہ و منفعت وی بر افراختند ورنہ ازیں ہم بجو کم کردہ خطا اندیشند

منفعت گرفتن از شئ مرہونہ

بحکم ایں حدیث در سود مرہونہ و منفعت گرفتن ایں دیدہ ہر کس نیست عالم ویس، ظاہر خود معلوم شد باقی ماند حدیث کہ مرہونہ ازیں آمدہ در بخاری و مشکوٰۃ آمدہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یرکب بنفقتہ اذا کان مرہونا ولبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرہونا وعلی الذی یرکب ویشرب نفقتہ۔

اگرچہ نزد ظاہر پرستاں بسود منافع رہن ہست مگر آنکہ فہم و دانا دارند ـ ایں رایت دیگر و حدیث دیگر در قرآن و حدیث حسب ای قسم دو وسعت ایں ارشاد پیدا کردہ ـ دریں حدیث و کل صورت ارتکاب صور رہن ایں حدیث است و مذکور فی ذمتہ ... احادیث حرمت ربا تمام با معارض ایں حدیث است ... بالعرف و ابن ماجہ در تعریف ... آمدہ بخاری بشنو در مشکوٰۃ از انس رضی اللہ عنہ ہست

قال اذا اقرض احدکم قرضا فاہدی الیہ او حملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ ولا یقبلہ الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذلک۔ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان

اب بڑا تعجب ہے کہ رہن ... شریعت جاہ مقتضی ہے لئے اپنی مستی میں ایسی صاف سود ... کے اس قیمت سے ... جھگڑیں اور ... سے بھی کم کر کے ہیں تو خطا و ... کریں

رہن رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا

اس حدیث کے بیان میں اس ملک میں ... رہن کے نفع اور صرف سود ہے ... ہیں دلی بات نہیں ہے ... ظاہر ہے اور خود معلوم ہوتی ہے، باقی رہی وہ حدیث جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری اور مشکوٰۃ میں نقل کی ہے

ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری کی پیٹھ پر اس کے خرچ کے عوض سواری کی جائیگی جبکہ وہ رہن رکھی گئی ہو اور دودھ والے جانور کا دودھ اس کے خرچ کے بدلے پیا جائیگا جبکہ وہ رہن رکھی گئی ہو اور جو سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے اسی پر جانور کا خرچ ہے

اگرچہ ظاہر پرستوں کی نگاہ میں رہن کے منافع کی بات کی سند ہے مگر جو لوگ عقل و فہم رکھتے ہیں وہ قرآن اور حدیث ... اس ارشاد ... سمجھتے ہیں ... اس حدیث ... ان احادیث میں ... حدیث کے خلاف ... ہیں ... سود کے حرام ہونے کی حدیثیں تمام ... اس حدیث کے ... کیونکہ ... مشکوٰۃ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے پھر قرض لینے والا اس کے پاس ہدیہ بھیجے یا اپنی سواری پر سوار کرے تو وہ اس پر سوار نہ ہو اور ہدیہ قبول نہ کرے مگر یہ سلسلہ قرض سے پہلے ان میں جاری ہو۔ ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اقرض رجل فلا يأخذ هدية رواه البخاري في تاريخه هكذا في المنتقى

وعن ابي بردة ابن ابي موسى قال قدمت المدينة فلقيت عبد الله بن سلام فقال انك بارض فيها الربوا فاش فاذا كان لك على رجل حق فاهدى اليك حمل تبن او حمل شعير او حمل قت فلا تأخذه فانه ربوا رواه البخاري۔

این حدیث ها که متصل یک دیگر در مشکوة در باب الربا مذکور اند دلیل قاطع اند برین که آمدن و منفعت بردن این دیار بالصور اقسام ربا است۔ پس اگر به ظاهر الفاظ این احادیث نظر است کرده آید … کشیده … حل کردم۔ این جا نیز لفظ ربوا … است که … منفعت … بر سود … آن و اگر … معنی است پس چنان که سود ماخوذه احادیث … از اقسام ربا شمرده … از اقسام ربا … صورت … مثل آنکه در مشکوة بروایت ابن ماجه و احمد از ابی هریره آمده

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الربوا سبعون جزءا ايسرها ان ينكح الرجل امه۔

پس چون … منافع ربا … خواهد بود … حدیثی دیگر در مشکوة است۔

اور انہی انس سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جب کوئی شخص کسی کو قرض دے تو اس سے کوئی ہدیہ نہ لے۔ اس کو بخاری نے اپنی تاریخ میں روایت کیا۔ اسی طرح منتقی میں ہے۔

اور ابی بردہ بن ابی موسی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں مدینہ آیا تو میں عبداللہ بن سلام سے ملا تو انہوں نے فرمایا تم ایسی جگہ ہو کہ جہاں سود کھلم کھلا ہے پس جب کہ تمہارا کسی شخص پر حق ہو اور وہ تمہیں آٹا یا بھوسا یا گھاس کا گٹھا ہدیہ دے تو تم اس کو نہ لینا بے شک وہ سود ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا۔

یہ تینوں حدیثیں جو ایک دوسرے کے متصل ہیں مشکوۃ باب الربا میں مذکور ہیں۔ قطعی دلیل ہیں اس بات پر کہ اس ملک میں آمد اور منافع … سود کی قسم … اگر ان حدیثوں کے ظاہری الفاظ پر نظر کی جائے … اور … سود … اور اگر معنی … جیسا کہ احادیث سے … سود کی صورتوں کو … قسم سے شمار کیا ہے … جیسا کہ مشکوۃ میں ابن ماجہ اور احمد … ابو ہریرہ …

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے ستر جز ہیں ان میں سے سب سے آسان یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کرے

تمام … منافع … ایک اور حدیث مشکوۃ شریف میں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

عن سعيد بن المسيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يغلق الرهن من صاحبه الذي رهنه له غنمه وعليه غرمه رواه الشافعي مرسلا وروي مثله او مثل معناه لا يخالف عنه عن ابي هريرة متصلا

این حدیث مرجع معارض آن حدیث است که بعلماء مشکل سود شمار سود در قرض چرا تجویز فرمایند حدیث

لا يغلق الرهن الرهن

یعنی لا يمنع الرهن المرهون [illegible] کرای نهی تعبیر است [illegible] [illegible] وغیره [illegible] تفسیر عمداً [illegible] آشکارا کرده۔

احوط اینست که سود گرفتن مطلقا حرام است	چون سه کلام کرده متعدد کلام خداوند سه باهم [illegible] دهم کلام [illegible] صلی الله

علیه وسلم [illegible] تعارض [illegible] تعارض مرتفع شود [illegible] متقدم و متأخر [illegible] کلام [illegible] متقدم را منسوخ و متأخر را ناسخ [illegible] [illegible] [illegible] معلوم نیست [illegible] احوط همین است که حرام [illegible] کلام الله [illegible] فرستاده اند [illegible] فرمایند۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہن روکا نہیں جاتا اس کے مالک سے جس نے رہن رکھا ہے اس کا نفع اسی کیلئے ہے اور اسی پر اس کا تاوان ہے۔ اس کو امام شافعی نے مرسلاً روایت کیا ہے اور اسی کی مانند روایت کیا ہے [illegible] مخالفت نہیں کی یہ حدیث ابوہریرہ سے متصل ہے۔

دوسری حدیث [illegible] حدیث کے متضاد ہے کہ اس کی [illegible] کو ماننے والے [illegible] سود [illegible] کیونکہ

لا يغلق الرهن الرهن

یعنی لا يمنع الرهن المرهون سے صاف ظاہر ہے کہ یہ صاف مخالفت ہے اس بات سے [illegible] رہن رکھی گئی چیز کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی جگہ ہے اس مضمون کو آشکارا کیا ہے۔

زیادہ محتاط یہ ہے کہ ہندوستان میں سود لینا حرام ہے	اب میں کہتا ہوں کہ متعدد [illegible] کلام میں [illegible] اور کلام

نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مطابقت تلاش کرنی چاہئے کہ تعارض اور اگر کسی صورت سے تعارض نہ اٹھ سکے [illegible] کلام کی [illegible] [illegible] [illegible] جب اس صورت میں پہلا کلام منسوخ اور [illegible] کے کلام کو ناسخ کہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہم ہندوستان میں سود کو حرام کہیں [illegible] کلام اللہ میں [illegible] دونوں کے [illegible] احکام بھیجے ہیں ایک جگہ فرماتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا
مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

دوسری جگہ ارشاد ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا
مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ
اللَّهِ وَرَسُولِهِ

دوسری جگہ فرمایا ہے:-

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ
إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ
الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ

علی ہذا القیاس احادیث کثیرہ در مذمت ربا و زجر و توبیخ
ربا خوار وارد شدہ تا بحدیکہ احادیث مذکورہ کثیرہ
بالمعنی حد تواتر رسیدہ بوجہ کثرت و شہرت
تا حدیکہ از قبیل بداہت شدہ کہ حرمت ربا
بشمول تمام احادیث ثابت است و با وصف این حرمت ربا
احادیث بی شمار و آیات کثیرہ در تحریم ربا وارد
و در ... وارد شدہ ... تمام احادیث صحاح
معتبرہ ... از طرف فقط یک حدیث را خطا بر
... صحت ... در حقیقت ...
قصد ... احادیث ... است ...
... یک حدیث ... را ...
... ... شدہ است دیگر چہ
گویم۔ اگر توفیق از طرف بود ... دلیل ...
بہتر این بود ...

اے ایمان والو تم دوچند سہ چند سود مت کھاؤ اور
اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اور ایک جگہ ارشاد ہے

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو باقی سود ہے
اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو اگر تم نے یہ
نہ کیا تو اللہ اور رسول کے ساتھ لڑائی کے
لئے تیار ہو جاؤ۔

اور ایک جگہ فرماتے ہیں

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے روز
نہیں کھڑے ہو سکیں گے مگر اس طرح جیسا کہ وہ شخص
کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔

علی ہذا القیاس بہت سی حدیثیں سود کی مذمت اور اس کے
کھانے والے کی زجر و توبیخ کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ حدیث کی
کوئی کتاب نہیں ہے جس میں اس قسم کی حدیثیں بکثرت وارد
نہ ہوئی ہوں۔ ان کی کثرت اور شہرت کی وجہ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ
... کی حد کو پہنچ گئی ہیں ... حدیثوں کی روشنی میں
سود کی ... بے شمار حدیثیں اور بہت سی آیتیں
... آیتیں ... وارد ہوئی ہیں ... ان ...
کے باوجود ... حدیث ... کے بارے میں
... ہے اور ... فقط ایک حدیث ... ہیں
... حالانکہ
حقیقت میں ... حدیث ... الصلاۃ
... حدیث ... سے
... ایک حدیث ... کا ...
... کیا کہہ سکتا ہوں ... سود ...
... اور ... کا ...
... کہ سود کھاتے ... گناہ ...

toobaa-elibrary.blogspot.com

زیں شود کہ آں حدیث بمحل خود ورود نہ شدہ
آں را استناد دیگر بر مقصود خود حق کردہ است

احکام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بر دو قسم است

احکام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دو قسم ست یکی احکام مستقل چوں احکام صوم و صلوٰۃ
درں اطاعت و امتثال آں واجب است
دوم مشورہ و استناد و حکم او بی مثل آنکہ
...کہ در تشریف نمود

عن کعب بن مالک انہ تقاضی ابن ابی حدرد دینا کان لہ علیہ فی المسجد فارتفعت اصواتہما حتی سمعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی بیتہ فخرج الیہما حتی کشف سجف حجرتہ فنادی یا کعب قال لبیک یا رسول اللہ قال ضع من دینک ہذا واومأ الیہ ای الشطر قال لقد فعلت یا رسول اللہ قال قم فاقضہ متفق
ہکذا فی باب کلام الخصوم بعضہم فی بعض من ابواب الخصومات

الغرض دو کس مذکور یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کعب بن مالک دوم ابن ابی حدرد اسلمی ... در مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دو کس مذکور ... در اشتغال خصومت و ... منازعات آواز ہا مرتفع شد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شنیدہ ... کعب ... صاحب حق ... برادر اسقاط نصف حق فرمودند

مقصود یہ ہے کہ وہ حدیث جس موقع کی ہے اس کو چھوڑ کر یہاں کسی دوسری جگہ پیش کر کے اپنا مقصد ثابت کیا جاتا ہے۔

احکام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دو قسم کے ہیں

احکام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دو قسم کے ہیں۔ ایک احکام مستقلہ جیسے مثلاً صوم و صلوٰۃ کے احکام
ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کے بجا لانے میں ...

دوسرے وہ احکام جو بطور مشورے کے ہیں
جیسا کہ ... حدیث ... میں ... شریف ...
کعب بن مالک سے ... کہ ... ابی
حدرد سے ... قرض ... کا ... مسجد میں
تقاضا کیا ... دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں ...
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... سنا ...
... پردہ ... اٹھایا ...
... کعب ...
... پکارا کعب نے جواب دیا
حاضر ہوں یا رسول اللہ ...
... نصف ... اشارہ فرمایا ... ابن ابی حدرد
... اٹھو ... ادا کرو ...
اسی طرح جھگڑوں کے ابواب میں بعض کے ساتھ بعض جھگڑا کرنے والوں کے کلام کے باب میں ہے۔

الغرض ... صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے دو شخص جن میں سے ایک کعب بن مالک تھے اور دوسرے ابن ابی حدرد اسلمی
ان کی وجہ سے ... مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جھگڑ رہے تھے۔ جب ان کے جھگڑوں اور ان کے منازعات میں آوازیں بلند ہوئیں ... تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر ... دروازے سے اٹھ کر
حضرت کعب کو ... نصف ... حق ...

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

جل جلاله ... معصوم صلی الله علیه وسلم ... [illegible]

[illegible]

تفصیل اجمال تفصیل این اجمال این است که ... در مشکوة از ترمذی و ابو داؤد و ... و دارمی بروایت انس رضی الله عنه آمده

غلا السعر على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله سعر لنا فقال النبي صلى الله عليه

[illegible]

اجمال کی تفصیل اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مشکوٰۃ میں ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی سے بروایت انس رضی اللہ عنہ آئی ہے

انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ... اجناس کا بھاؤ گراں ہو گیا ... لوگوں نے کہا

اللہ کے رسول ہمارے لئے نرخ مقرر کر دیجئے آپ نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وسلم ان اللہ ھو المسعر
القابض الباسط الرزاق وانی
لارجو ان القی ربی ولیس احد
منکم یطلبنی بمظلمۃ بدم ولا مال

چوں مسعر حقیقی نرخ را جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
ذات مطہر تقرر نفرمودند کہ این کار مستلزم مظالم می شاید
دربارہ سوداگری ... و لو شیرینی خیر آں بیعت بہ نقد
کہ معروف نرخ است الاسعار چیزے یاد کردہ آید کہ حکم
حاکم در حدود اللہ بلکہ اگر غور کنیم این جا از تعیین سعر
و نرخ نیز چیزے زیادہ این طرف رفتہ اند . چہ در تعیین
نرخ فقط تعیین قدر باشد کہ بائع و مشتری خواہد
خواہند یا نخواہند مقدار معین از مال بعت دہد
معین از ... زر نگیرند زیادہ کم نگیرند . و این جا
مطلق نقد را بعت بہ مطلق سوداگری و شیر زیادہ اند نہ
تعیین مقدار این است و تشخیص قدر آں . این جا
اندیشہ ظلم زیادہ از آں است کہ در تسعیر و تعیین مقادیر
مبیع و ثمن باشد . مگر چوں تسعیر بایں وجہ ممنوع شد
کہ اتلاف حق دیگراں لازم می آید این جا نیز بایں دلیل
کہ در قصہ ابراء نصف را ممنوع باید بایں طرف دلالت
فرمود کہ این کار اگر بطور حکم و جبر امیر را باشد خلاف
وضع و منصب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم است کہ نائب احکم
الحاکمین عدل و مقسط چہ رسد نظر بایں لازم آمد
کہ این ماجرا از قسم مشورہ دوستانہ و اصلاح مسلمانان و
تکلم بر ... شمردہ آید . مگر بنا بر ... اشارہ ابراء نصف در
قصہ مذکور باقی ماند کہ این ... اسباب حقوق دیگراں در ذات
گرفتہ ... ابراء نصف حق خود لازم نباید ...
از اثبات ... بے اجازت دیگراں ما اشکال این امر لازم آید

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ہی نرخ مقرر
کرنے والا روزی تنگ اور کشادہ کرنے والا ہے اور میں
امید رکھتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں
ملوں کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جان اور مال کے حق کا طالب نہ ہو
چونکہ مسعر حقیقی نرخ کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
وجہ سے مقرر نہیں فرمایا کہ یہ کام لوگوں کے حقوق ضائع کرنے کو
مستلزم معلوم ہوتا ہے تو جن کی سوداگری کے بارے میں اور اس کے
... کے ... نرخ ... کہ ... ہے
... ہو سکتا ہے کہ ... حکم ... اگر غور کیا جائے
نرخ کے ... زیادہ ... اس طرف گئے ہیں ... کہ
نرخ ... ہوتا ہے کہ بائع اور خریدار چاہیں یا نہ چاہیں مال
کی ایک مقدار روپیہ کی ایک معین مقدار کے بدلے میں ... لیکن
زیادہ اور کم نہیں کر سکتے ہیں اور ... مطلق سوداگری اور
... کے مقابلے میں ... مقدار کی تعیین ہے اور
اس کی مقدار کا تعین ... یہاں ... زیادہ ظلم کا اندیشہ ہے
جتنا کہ مبیع اور قیمت کی مقداروں کے تعین کرنے میں ... چونکہ
نرخ کا مقرر کرنا اس ... منع ہوا کہ دوسروں کے حق کا تلف کرنا لازم
آتا ہے ... اسی دلیل سے ... نصف ... کے
قصے میں ... اس طرف رہنمائی کی کہ یہ کام اگر امیر زبر
اور حکم کے طور پر ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت اور
عادت کے خلاف ... کہ ... حکم کرنے والے
حاکموں کے ... منصف کیلئے ... ہے اس کے
پیش نظر لازم آیا کہ ... دوستانہ مشورہ اور مسلمانوں کی اصلاح اور
... شمار کیا جائے مگر ... نصف ... کے ...
کے قصہ میں ... دوسروں کے حقوق
... لوگوں کیلئے ... لازم نہیں آتا
اس ... کے ... اس حکم

toobaa-elibrary.blogspot.com

بلکہ چناں کہ بعد حسنات ببین و خشاء و منع حاکمان دیگر
را نیز مدد کند و مالکان نیابا حقوق العباد بکنند ایں جا عامہ ان
و مالکان ایں شاں را اجازت نیست کہ بایں قسم احکام حکم
نافذ باقی ماند وجہ ایں مشورہ دادن عدم کراں ماگرچہ
مشورہ ہیچ وجہ ازاں ظاہر تر است کہ در قضایا الصنف
حق چہ در صورت رہن جائز داں اگر ایں مشورہ دادہ نشود
نقص عظیم را بمسلمان و مرتہنان را بر سر آید حساب کا دو
داد تا کہ کتب و شیرہ ما کی محفوظ دارند اگر فروختہ شد حساب
قطرہ قطرہ کی محفوظ ماند ویں جرت بے چارہ راہن تاکجا کاہ
وام بر سر نہادہ گرداند مرتہن گردیں ماند خصوصاً چنانکہ
مرد راہن مرتہن بعد ازاں شکی ہم باد اگر وام کاہ و وام سر نو
باشد ایں ہم بعض اوقات موجب ضرر عظیم است نظر بریں
حرج بر جہاں بر ذمہ فریقین نظر کردہ ایں مشورہ دادہ باشد
ولی سعادت مندان ایں مشورہ را در ترقی نیاز دادہ
باشند و ایں جا در رہن اراضی بے دلالی ہیچ وقتی نیست
کہ وقت ادا باقی بر سر آید و محصول زمیں کی آں دادہ و
باقی را اگر تمیں آں داشت یا در نہ رہن بسبب آں
کرد کہ در فکر و حق ازکلاں در حساب و کتاب ہیچ وقتی
نباشد حساب ہم ابتداء روز کار جمیع است کہ مقدار کیو
با حساب و کتاب گذاشتہ اما ایں چنیں مقدار ... تسلیم
باکرہ وام کاہ و وام بر رفتہ بعرف آید و از شیر بدست
اخذ ... داشتن و حساب کردن طلب ان عظیم است۔
بلکہ ایں ... سر بر رفتہ است و آں آشکار کند
ہر ما ایں یک دیگر فرق زمیں و آسمان است۔

بالجملہ ہر گرا خواہ داد ... ایں جا ... مشکل قصد ابراء
ایں مشورہ دو ... و صحکم ... و ... مصلحت

کی تفصیل لازم نہیں آتی ہے بلکہ جیسا کہ حضرت شاہ صاحب مصالح شتّی
کے مقابلہ میں دوسرے حاکموں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ حقوق العباد
کو معاف کر دینے کا حاکمانہ حکم کریں تو یہاں بھی اس زمانے
کے علماء اور حکام کو بھی اجازت نہیں ہے کہ اس قسم کے احکام کو
دوسروں پر قائم کریں باقی رہی اس مشورے کے دینے کی وجہ تو میں
جانتا ہوں کہ یہاں اس مشورہ کا قرینہ نسبت کی مصالح کی نسبت
ایک وجہ سے زیادہ ظاہر معلوم ہوتی ہے کیونکہ جائز ہونے کی صورت میں
رہن کی صورت میں اگر یہ مشورہ نہ دیا گیا تو مسلمانوں کو اس رہن
رکھنے والوں اور اپنے پاس رہن رکھنے والوں کو ایک بڑی دشواری
پیش آئے گی کہ وہ اس آمدنی کا حساب کہاں تک کریں گے اور وہ
کہ کب تک محفوظ رکھیں گے اور اگر بیچ دیں تو قطرے قطرے کا حساب کس کو
یاد رہتا ہے اور اس طرف راہن بیچارہ کب تک اس قرض کا بوجھ سر پہ
لادے رہے گا اور بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس وقت جبکہ راہن اور
مرتہن میں رہن ختم کرنے کا سوال پیش آئے تو اس زمانے کے پیچھے دونوں کو
بھی یاد نہیں آتا اور یہ بعض اوقات سخت ضرر کا موجب ہے اس دشواری کو پیش نظر
رکھ کر دونوں جہاں کے لئے دونوں فریقوں پر یہ دشواری دیکھ کر یہ مشورہ دیا ہو
اور یہ ایک نیک مشورہ ہے اس کو قبول کرنا ان کی سعادت مندی ہے اور یہاں
اراضی کی رہن کی صورت میں یہاں کوئی دقت نہیں ہے کہ باقی کا ادا کرنا
وقت سر پر آئے تو زمین کی آمدنی دے سکتے ہیں اور باقی آمدنی کو امانت
کے طور پر رکھ سکتے ہیں یا راہن کے قرض میں مجرا کر سکتے ہیں کہ ابتداء سے
روز بروز حساب کتاب میں کوئی دقت نہیں ہوتی کہ ابتداء سے
... حساب کتاب رکھیں اور حساب کتاب میں رکھے گئے ... میں
... کے بوجھ کو ... آئے اور ... حاصل ہوتی
... رکھ کر حساب کی ... پھر تو ... دو
... ایک دوسرے کی ... زمین و آسمان کا فرق ہے
الغرض جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی جو فرمایا ہے وہ یہاں بھی
ابراء حق کے قصد کی ... مشورہ ... مصلحت

toobaa-elibrary.blogspot.com

می‌شود ـ و معلوم است که مصالحت و مسالمت بعد تحقق حقوق می
باشد ـ خلاصه این لازم آمد که چون قصد اراده کرد حق ادا
کننده متحقق بود این جا نیز حق دارین بر مرتبین و حق مرتبین
بر دارین ثابت خواهد شد ـ مگر چون حقوق از طرفین بود
از یک طرف رعایت مشیر و اجابت مواری و از یک طرف
قیمت کامل و ادائے حرمت خدمت و باز چندان که پیشی شود
اگر از یک طرف ادا بر روند و متساوی قلیل ـ مگر دو جهان
حضرت سرور دو جهان صلی الله علیه وسلم قیمت
کامل و ادائے و اجرت خدمت بجا آید مشیر و اجابت مواری
علوی و جرائی فرمودند تا وقتی بیسائی نماند و کو مگر کس
نسبت کرد ـ پرستی کرده است جهنم و شمال
کلام بحضرت الصلوٰة والتسلیم هر چه حاصل شد این قسم معنی نا
جفا بوده آن چون عورت گردانند و ارشاد
و ارشاد نبوی صلی الله علیه وسلم را ناجیه و حرام را
نه حلال گرداند الله یهدینا و ایاکم و الله
یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

خلاصۂ مرام

در عهد برطانیه هندستان از تمام العلوم رائج است که دار الحرب است	خلاصۂ مطلب این است که اتفاق بود الحرب

بلاد هندوستان تمام جا که از مطالعه روایات حقوق اینک
باقی اگرچه رائج نزد بعد این بین باشد که هندوستان
دار الحرب است۔

دوم در عالم انداختن با مسلم مستامن و از حربی و
مسلم مقیم دار حرب در دار الحرب اختلاف دارند
بجای که تمام ائمه یک طرف و تنها امام ابو حنیفه و امام

سمجھا جاتا ہے اور آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ مصالحت اور مسالمت حقوق
کے ثابت ہونے کے بعد ہی ہوتی ہے۔ اس کے بعد یہ خلاصہ نکلتا ہے
کہ ادا کرنے کے حق کا ثابت ہونا ضروری ہے اور جو اس کا حق ثابت تھا تو یہاں
بھی دارین کا حق مرتبین پر اور مرتبین کا حق دارین پر ثابت ہوا مگر چونکہ
حقوق دونوں طرف سے ہیں تو ایک طرف سے وہ ادا کی قیمت اور مواری
کی اجابت اور ایک طرف کامل اور ادائے خدمت کی قیمت اور خدمت کے
معاوضہ میں بھی زیادہ کی پیشی نہیں ہوتی اگر ایک طرف تو ادا کی ہو
اور تھوڑی سی پیشی کا معاملہ تھا اس لئے دونوں جہان کے سردار دونوں
جہان کے سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بدلہ قیمت اور خدمت
کی اجرت کو دودھ اور مواری کے بدلے کے مقابلے میں کافی سمجھا
کا مشورہ دیا تاکہ کوئی وقت درمیان میں نہ ہو اور جو شخص
کے کلام میں سہولت پیدا ہو لیکن جو لوگ اس کے نفع کی نسبت
سے دنیا کی آمدنی بھی نہیں ہے تو یہی اس قسم کے معنی کو اختیار
کرنا اپنی ہوس کا ذریعہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور وقت
کو ذریعہ بنانے حرام کو حلال کرکے بنالیتے ہیں۔ اللہ ہم کو اور تم کو ہدایت
دے اور اللہ جسکو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

خلاصۂ مضمون

برطانیہ کے زمانے میں ہندوستان کو تمام علماء نے دار الحرب	مطلب کا خلاصہ یہ ہے کہ اول تو ہندوستان کے دار الحرب ہونے میں

شبہ ہے جیسا کہ مختلف روایات سے آپ کو معلوم ہو گیا اگرچہ
اس ناچیز کے نزدیک راجح یہی ہے کہ ہندوستان
دار الحرب ہے۔

دوسرے مسلمان پناہ گزین کو حربی اور وہاں رہنے
والے مسلمان اور وہاں کے مقیم مسلمان کے دار الحرب میں رہنے
کے جواز میں اختلاف ہے اور وہ بھی ایسا اختلاف کہ تمام امت

toobaa-elibrary.blogspot.com

محمد مخالف. پس از امام ابوحنیفه اگر با حسب بنا از حربی وغیره
در دار الحرب اجازة داده و اندر این اجازة این از کجا
لازم آید که گیرنده چنان هم مالک آن مال می گردد بلکه
دلائل فقهیه وقواعد فقهیه هم تنگ به ضرورت احراز
دار الاسلام چنان شاهد که اہل فہم را از تسلیم آن چاره
نیست. در این طرف مقصود از اباحة اخذ ربا از مسلم
دار الحرب ہجرة او است از آن جا نوش جان اموال
مال ربا وشنا ربا. این همه که گفته شد در بیان
مال ربا خوردن کار کسانی است که شرع را بالا طاق
نهند و بیحیاو وغیره پشت پا زنند و چشم بسته که
حرام وحلال همه یکی آید به شیر مادر خورند. نعوذ
بالله من الزلل والخطل ونسأله ان یوفقنا
ایانا وجمیع المسلمین ان نجتنب عن طرق
الهوى ونتقى من اتباع الشيطان لنستسلم لرضاء
المولى فانه نعم المولى ونعم الرب وآخر دعوانا
ان الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على
رسوله سيد المرسلين وآله وصحبه اجمعين۔

تمت

ایک طرف ہے اور تنہا امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ ایک
طرف، پھر امام ابوحنیفہؒ نے اگر حربی وغیرہ سے دار الحرب میں سود
لینے کی اجازت دی ہے تو اس اجازت سے یہ کہاں لازم آیا
کہ سود لینے والا اسی وقت اس مال کا مالک بن جاتا ہے۔ بلکہ
فقہی دلائل اور اس کے قواعد مالک ہونے کے لئے دار الاسلام
میں لانے یا احراز کے ضروری ہونے پر ایسے شاہد ہیں کہ اہل فہم کو
اس کے تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ہے اور اس طرف دار الحرب کے مسلمان
سے سود لینے کی اباحت سے مقصد اس کو دار الحرب سے ہجرت کرانا ہے
دیکھو اور جیسے کہ مال شوق سے کھاتا ان کا حکم ہو کہ باوجود یہاں
[illegible] سود کا مال کھانا ان لوگوں کا کام ہے جو
شرع کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور شرم کو بالائے طاق رکھ کر اور آنکھیں
بند کرکے حرام اور حلال جانتے [illegible] ماں کے دودھ کی طرح ہڑپ کر
جاتے ہیں۔ ہم ایسی لغزش اور خلل سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اور اس سے
دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو توفیق دے کہ نفس کی خواہش کے
راستوں پر چلنے سے بچیں اور شیطان کی پیروی سے اجتناب کریں اور
مولیٰ کی رضا کے سامنے سر جھکائیں کیونکہ وہی اچھا مولیٰ اور وہی اچھا
رب ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين والصلوة
والسلام على رسوله سيد المرسلين وآله وصحابه اجمعين۔

تمت

اس کتاب کے ترجمہ کا آغاز [illegible]
[illegible] شروع کیا گیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الحمد لله
والصلوة والسلام على رسول الله [illegible] الانبياء و
المرسلين [illegible]
وآله وصحبه واتباعه اجمعين۔

محمد نواز [illegible]۔